بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ برائے شرکتِ متناقصہ

"اعتماد اسلامک بینکنگ نیشنل بینک آف پاکستان"، صنعتی اور کاروباری حضرات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی طریقہ تمویل" شرکتِ متناقصہ"کی خدمت پیش کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں شریعہ ڈپارٹمنٹ نے شرکتِ متناقصہ کی شرعی اصولوں کے مطابق تیار کردہ دستور العمل (مینول) اور اس میں مذکور طریقہ کار کا بغور جائزہ لیا ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

جب صارف (کسٹمر) بینک سے شرکتِ متناقصہ کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے تو درج ذیل امور یکے بعد دیگرے عمل میں لائے جاتے ہیں:

۱۔ پہلے صارف مطلوبہ متعین اثاثہ میں شرکت قائم کرنے کے لئے درخواست دیتا ہے۔

۲۔ اس کے بعد تمویل کار اور اس کا عمیل مطلوبہ (جائیداد، سامان یا کاروباری ادارے) کی مشترکہ ملکیت حاصل کرتے ہیں۔

۳۔ اس کے بعد تمویل کار کا حصہ کئی یونٹس میں تقسیم کر لیا جاتا ہے اور عمیل کو اجارہ (کرایہ) پر دے دیا جاتا ہے۔

۴۔ اس کے ساتھ ساتھ عمیل سے یکطرفہ وعدہ لیا جاتا ہے کہ وہ تمویل کار کے یونٹس ایک ایک کر کے کچھ وقفوں کے بعد خریدے گا۔

۵۔ مختلف مراحل پر تمویل کار کے یونٹس کی عملاً خریداری کی جاتی ہے۔

۶۔ جس کے نتیجے میں تمویل کار کا حصہ اور عمیل کا کرایہ کم ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کے تمام یونٹس عمیل خرید لے گا اور جائیداد یا کاروباری ادارے کا تنہا مالک بن جائے گا۔

شرکتِ متناقصہ شرکت کی ایک قسم ہے، جو درحقیقت تین مرحلہ وار عقود کے نتیجہ میں وجود میں آتی ہے۔ یہ تینوں کام یعنی شرکتِ ملک قائم کرنا، پھر اجارہ اور پھر مختلف اوقات میں کئی بیوعات کرنا چونکہ مستقل عقود ہیں اور ان میں سے کوئی عقد دوسرے عقد پر بایں طور معلق یا موقوف نہیں ہوتا کہ اگر ایک عقد نہ ہو تو پہلا خود بخود کالعدم تصور کیا جائے، لہذا بینک کی طرف سے تیار کردہ دستور العمل (مینول) میں شرکتِ متناقصہ کا جو طریقہ کار ذکر کیا گیا ہے وہ اصولی طور پر شرعاً قابل قبول ہے، اس لئے جب تک "اعتماد اسلامک بینکنگ نیشنل بینک آف پاکستان" مذکورہ دستور العمل میں درج طریقہ کار کے مطابق کام کر رہا ہے اور اس کی نگرانی کے دوران شرعی اصولوں کی پابندی کی جارہی ہے، اس وقت تک این بی پی اعتماد سے شرکتِ متناقصہ کی سہولت حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

البتہ اگر مذکورہ بالا اصولوں سے ناقابل اصلاح انحراف سامنے آئے یا بینک کے معاملات کی شرعی نگرانی کا انتظام باقی نہ رہے تو ایسی صورت میں براءت کا اعلان کر دیا جائے گا۔

١- و فی المبسوط للسرخسی (ج 11 ص 151):
الشركة نوعان: شركة الملك وشركة العقد. (فشركة الملك) أن يشترك رجلان في ملك مال، وذلك نوعان: ثابت بغير فعلهما كالميراث، وثابت بفعلهما، وذلك بقبول الشراء، أو الصدقة أو الوصية. والحكم واحد، وهو أن ما يتولد من الزيادة يكون مشتركا بينهما بقدر الملك، وكل واحد منهما بمنزلة الأجنبي في التصرف في نصيب صاحبه.

٢- و في مجلة الأحكام (المادة421):
الاجارة بإعتِبَارِ المَعقُودِ عَليه عَلي نوعين: النوعُ الاولُ: عقد الاجارة الواردِ علي منافع الأعيان---وهذا النوع ينقسم الي ثلاثة أقسام: القسم الاول: اجارة العقارِ كإيجار الدُّور و الأراضي القسم الثاني: إجارة العروضِ كإيجار الملابس والأواني والقسم الثالث: إجارة الدَّوابِ-

٣-و فی المعايير الشرعية، المعيار 12 بند 1/5:
المشاركة المتناقصة عبارة عن شركة يتعهد فيها احد الشركاء بشراء حصة الاخر تدريجيا الى ان يتملك المشترى المشروع بكامله- و ان هذه العملية تتكون من الشركة فی اول الامر، ثم البيع و الشراء بين الشركين، ولا بد ان تكون الشركة غير مشترط فيها البيع و الشراء، و انما يتعهد الشريک بذلک بوعد منفصل عن الشركة، و كذلک يقع البيع و الشراء بعقد منفصل عن الشركة، ولا يجوز ان يشترط احد العقدين فی الاخر-

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی احسان وقار احمد

چیرمین شریعہ بورڈ

٢٧ صفر ١٤٣٧ھ